

ٹیکنالوجی، جدت اور اسلامی فکر میں ایک جائزہ

A LOOK AT TECHNOLOGY, INNOVATION, AND ISLAMIC THOUGHT

Mazhar Hussain

Ph D Scholar Department of Islamic Studies & Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, Kpk, Pakistan

Email: khakimarwat786@gamil.com

Ezaz Rasool Trariq

M Phil Scholar Department of Islamic Studies & Arabic. Gomal University D I Khan, Kpk, Pakistan

Email: azazrasooldik@gmail.com

Warda Muhammad

Lecturer Department of Islamic Studies & Arabic. Gomal University D I Khan

ABSTRACT

Technology, innovation, and Islamic thought is a topic that combines Islamic principles and modern scientific developments. Islam places great importance on the pursuit of knowledge and research, and its foundation is laid on human well-being, social progress, and ethical standards. Islamic thought in the field of technology and innovation believes that modern scientific breakthroughs should be used to serve humanity, protect the environment, and respect God's creation. In addition, Islamic teachings emphasize that modern technology should be used within ethical boundaries so that it benefits the individual and society and does not cause corruption or harm. Understanding how Islamic principles and modern technology can be compatible with each other so that the power of both can be harnessed for the betterment of humanity.

Key words: Technology, innovation and Islamic thought, Islamic principles, scientific progress, Islamic teachings.

تمہید: ٹیکنالوجی، جدت اور اسلامی فکر ایک ایسا موضوع ہے جس میں اسلامی اصولوں اور جدید سائنسی ترقیات کو جوڑا جاتا ہے۔ اسلام میں علم کی طلب اور تحقیق کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس کی بنیاد انسان کی فلاح و بہبود، معاشرتی ترقی، اور اخلاقی معیاروں پر رکھی گئی ہے۔ ٹیکنالوجی اور جدت کے میدان میں اسلامی فکریہ باور کرتی ہے کہ جدید سائنسی کامیاب تبدیلیوں کو انسانیت کی خدمت، ماحول کے تحفظ اور اللہ کی تخلیق کا احترام کرنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ، اسلامی تعلیمات میں اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو اخلاقی حدود کے اندر رہ کر استعمال کیا جائے تاکہ اس کا فائدہ فرد اور معاشرت کو ہو اور اس سے فساد یا نقصان نہ ہو۔ سمجھنا یہ ہے کہ کیسے اسلامی اصول اور جدید ٹیکنالوجی ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں تاکہ دونوں کی طاقت کو انسانیت کی بہتری کے لیے بروئے کار لایا جاسکے۔

موضوع کا تعارف

ٹیکنالوجی، جدت اور اسلامی فکر کا موضوع ایک اہم زاویہ فراہم کرتا ہے جس میں ہم جدید سائنسی ترقیات کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ اسلام میں علم کی جستجو اور تحقیق کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے، اور اسے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ٹیکنالوجی اور جدت کے میدان میں اسلامی فکر کا مقصد جدید ایجادات کو اسلامی اصولوں اور اخلاقیات کے مطابق استعمال کرنا ہے تاکہ ان کا فائدہ فرد، معاشرہ اور ماحول کے لیے ہو۔ اس کے مطابق، ٹیکنالوجی کا

استعمال صرف مادی ترقی کے لیے نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت، قدرتی وسائل کا تحفظ، اور روحانی اور اخلاقی اقدار کو بہتر بنانے کے لیے کیا جانا چاہیے۔ اس موضوع کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ ٹیکنالوجی اور جدت کا اسلامی نقطہ نظر کس طرح انسان کی فلاح و بہبود اور اللہ کی رضا کے مطابق ہم آہنگ ہو سکتا ہے۔

ٹیکنالوجی کا مفہوم اور اسلام میں اس کی اہمیت

ٹیکنالوجی کا مفہوم جدید سائنسی علوم اور مشینوں کے ذریعے انسان کی ضروریات کو پورا کرنے والے طریقوں کی ترقی اور استعمال سے متعلق ہے۔ اسلام میں علم اور تحقیق کی بہت اہمیت دی گئی ہے، اور ٹیکنالوجی کو بھی علم کے ایک حصے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو انسان کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ: "الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ" اللہ نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا⁽¹⁾

جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ علم کا حصول اور اس کا استعمال انسان کی ترقی اور معاشرتی فلاح کے لیے ضروری ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ: "طلب العلم فريضة على كل مسلم" علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے⁽²⁾

جو یہ بتاتا ہے کہ ٹیکنالوجی جیسے علوم کی ترقی اور استعمال اسلام میں نہ صرف جائز بلکہ ایک اہم فریضہ سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ وہ اخلاقی اصولوں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ اسلام میں ٹیکنالوجی کو انسان کی فلاح، عدل و انصاف کے قیام اور معاشرتی بہتری کے لیے استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، اس لیے اسے اسلامی معاشرت کی ترقی کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔

ٹیکنالوجی کی تعریف اور اس کا اسلام میں مقام

اسلامی تعلیمات میں علم اور تحقیق کی اہمیت بے حد ہے، کیونکہ علم کو اسلام میں ایک مقدس اور ضروری فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "کہہ دو کیا وہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے؟"⁽³⁾، جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ علم انسان کی روحانیت اور ترقی کا راستہ ہے۔ اسی طرح، نبی کریم ﷺ نے فرمایا "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"⁽⁴⁾، جو علم کی اہمیت اور اس کی ترویج کی ضرورت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ اسلام میں علم کو انسان کے اخلاقی اور روحانی ارتقاء کے لیے ایک وسیلہ سمجھا جاتا ہے، اور اس میں تحقیق اور دریافت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ انسان اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بہتر سمجھ سکے اور اس کا استعمال اللہ کی رضا کے لیے کرے۔ تحقیق اور علم کے حصول کے ذریعے انسان نہ صرف اپنی ذاتی ترقی حاصل کرتا ہے بلکہ معاشرتی فلاح و بہبود میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات میں علم اور تحقیق کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ یہ انسان کی فلاح اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

جدت اور اختراع کا اسلامی نقطہ نظر

جدت اور اختراع کا اسلامی نقطہ نظر بہت مثبت اور حوصلہ افزا ہے کیونکہ اسلام میں علم و تحقیق کی ترویج اور نئی اختراعات کا خیر مقدم کیا گیا ہے بشرطیکہ وہ اللہ کی رضا کے لیے ہوں اور اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ: "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے⁽⁵⁾

جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کی قدرت میں تمام نئی اختراعات اور ترقیات شامل ہیں اور انسان کو ان سے استفادہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ: "خير الناس من ينفع الناس" تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے علم میں اضافہ کرے⁽⁶⁾

1- العلق: 4

2- ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزويني المعروف ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، رقم الحديث: 224

3- الزمر: 9

4- ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزويني المعروف ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، بیروت، دار الرسالۃ العالمیہ، رقم الحدیث

224، سن

5- الزمر: 62

جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اختراع اور جدید علم حاصل کرنا، اسلام میں نہ صرف جائز بلکہ ضروری بھی ہے۔ جدت اور اختراع کو اسلامی نقطہ نظر سے انسان کی فلاح اور معاشرتی بہتری کے لیے ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے، بشرطیکہ ان کا مقصد انسانیت کی خدمت ہو اور وہ اسلامی اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔ اسلام میں جدید اختراعات کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول اور انسانوں کے لیے فائدہ مند ہونا چاہیے۔

جدت کا مفہوم اور اس کا اسلام میں کردار

جدت کا مفہوم نئے خیالات، اختراعات اور طریقوں کو اپنانا ہے جو زندگی کی بہتری اور ترقی کے لیے مفید ہوں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں موجودہ علم کو جدید انداز میں استعمال کر کے نئے حل نکالے جاتے ہیں۔ اسلام میں جدت کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ قرآن اور حدیث میں علم کی طلب اور نئی تحقیق کی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ: "اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ لَتَجْرَىٰ أَلْفَاكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" "اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کو مسخر کر دیا" (7)

جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ نے انسان کو دنیا میں موجود وسائل کو سمجھنے اور ان کا بہترین استعمال کرنے کی صلاحیت دی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ "طلب العلم فريضة على كل مسلم" "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے" (8)

جو یہ بتاتا ہے کہ جدید علم اور اختراعات کا حصول ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اسلام میں جدت کو ایک طاقتور ذریعہ سمجھا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان اپنے معاشرتی اور روحانی مسائل کو بہتر طور پر حل کر سکتا ہے، بشرطیکہ یہ جدت اسلامی اصولوں اور اخلاقی قدروں کے مطابق ہو۔ اس طرح، جدت اور اختراع کو اسلام میں ایک مثبت قوت کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو انسان کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال ہو۔

علم میں نئی اختراعات کی ترغیب

اسلام میں علم میں نئی اختراعات کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ اسلام علم کے حصول کو اہمیت دیتا ہے اور انسانوں کو اپنی فطری صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہ دنیا کی بہتری کے لیے نئے خیالات اور حل پیش کر سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ: "وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضْلُوكَ، وَ مَا يُضْلُونَ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ وَ مَا يَصُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ، وَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، وَ كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا"

"اور اگر تمہارے اوپر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں ایک گروہ نے آپ کو (صحیح فیصلہ کرنے سے) ہٹانے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے تھے اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔" (9) یہ آیت اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ نے انسانوں کو علم کے ذریعے نئی اختراعات اور ترقی کا راستہ دکھایا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ: "علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" (10)

جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو علم کے ہر شعبے میں پیشرفت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ اختراعات نہ صرف فرد کی ترقی کے لیے ضروری ہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کی بہتری اور فلاح کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ اسلام میں نئی اختراعات اور سائنسی ترقی کو اللہ کی رضا کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ اخلاقی اصولوں کے

6. العلاء بن ہلال المتقی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسة الرسالہ، بیروت، طبع دوم: 1985ء جلد 8، رقم الحدیث 44147

7. الکہف: 45

8. ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوی (ابن ماجہ)، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارہ، باب ماجاء فی السواک، رقم الحدیث: 224،

9. النساء: 113

10. ابن ماجہ، سنن، کتاب الطہارۃ و سنیھا، باب السواک، حدیث نمبر: 224

مطابق ہوں اور انسانیت کی خدمت کے لیے ہوں۔ اس طرح، علم میں نئی اختراعات کی ترغیب دینا اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہے، تاکہ دنیا میں فلاح اور بہتری کا عمل جاری رہے۔

اسلامی فکر میں سائنسی ترقی

اسلامی فکر میں سائنسی ترقی کو ہمیشہ ایک مثبت اور اہم عمل کے طور پر دیکھا گیا ہے، کیونکہ اسلام علم کے حصول اور اس کے استعمال کو انسان کی فلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ جیسے اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز کو مسخر کر دیا (11) اللہ تعالیٰ یہ فرمان اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان کو اللہ نے دنیا کی حقیقتوں کو سمجھنے اور ان پر تحقیق کرنے کی صلاحیت دی ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سائنسی تحقیق اور جدید علوم کا حصول ایک اسلامی فریضہ ہے۔ اسلامی تہذیب میں عہد عباسیہ میں سائنسی ترقی کا عروج دیکھا گیا، جہاں سائنسدانوں نے طب، ریاضی، فلکیات اور کیمیا جیسے شعبوں میں اہم کام کیے۔ اسلامی فکر میں سائنسی ترقی کو ایک عبادت کے طور پر دیکھا گیا ہے، جب یہ انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو، اور اس کا مقصد اللہ کی تخلیق کی بہتر سمجھ اور اس کے رازوں کو دریافت کرنا ہو۔ اس طرح، سائنسی ترقی کو اسلامی نقطہ نظر سے ایک ضرورت اور فرض سمجھا جاتا ہے جو انسانوں کے لیے فائدہ مند ہو اور اسلامی اخلاقیات کے دائرہ میں ہو۔

اسلامی تہذیب میں سائنسی انکشافات

اسلامی تہذیب میں سائنسی انکشافات نے تاریخ میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے، خصوصاً عہد عباسیہ میں جب مسلمانوں نے مختلف سائنسی شعبوں میں بے شمار ایجادات کیں اور نئے انکشافات کیے۔ اس دور میں علم و تحقیق کا عروج دیکھنے کو ملا، جس میں ریاضی، فلکیات، طب، کیمسٹری، اور فزکس جیسے علوم میں اہم پیشرفتیں ہوئیں۔

ارشاد باری تعالیٰ "الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" (12) ہم نے انسان کو علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا" (12)

جو اس بات کا غماز ہے کہ اسلام میں علم کی ترویج اور تحقیق کی بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی سائنسدانوں جیسے ابن سینا، الرازی، البیرونی، اور الخوارزمی نے اپنے علمی کاموں کے ذریعے سائنسی دنیا میں انقلاب برپا کیا۔ ابن سینا کی "کتاب الشفاء" اور الخوارزمی کی "الجبر" جیسی کتابیں سائنسی ترقی کے اہم سنگ میل بنیں، جو نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ پورے مغربی دنیا پر اثر انداز ہوئیں۔ ان انکشافات کی بدولت اسلامی تہذیب نے علم کی ترویج اور سائنسی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا، جس سے انسانیت کی فلاح و بہبود کو فروغ ملا۔ اس طرح، اسلامی تہذیب میں سائنسی انکشافات کو نہ صرف علم کی خدمت سمجھا گیا بلکہ اللہ کی تخلیق کی حقیقتوں کو سمجھنے کی ایک کوشش کے طور پر دیکھا گیا۔

عہد عباسیہ میں سائنسی اور فنی ترقی

عہد عباسیہ میں سائنسی اور فنی ترقی ایک سنہری دور کی حیثیت رکھتی ہے، جب مسلمانوں نے علم و فنون میں بے مثال کامیابیاں حاصل کیں۔ عباسی خلافت کا دار الحکومت بغداد علم کا مرکز بن گیا، جہاں دنیا بھر سے علماء اور مفکرین جمع ہوئے اور مختلف سائنسی شعبوں میں تحقیقات کیں۔ اس دور میں طب، ریاضی، فلکیات، کیمیا، اور فنون لطیفہ میں نمایاں پیشرفتیں ہوئیں۔ ابن سینا، الرازی، الخوارزمی اور البیرونی جیسے عظیم سائنسدانوں اور محققین نے علم کی دنیا میں نئی راہیں ہموار کیں۔ مثال کے طور پر، ابن سینا کی "کتاب الشفاء" نے طب کے میدان میں انقلاب برپا کیا، اور الخوارزمی نے الجبر کی بنیاد رکھی۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اللہ نے تمہیں علم سکھا یا جو تم نہیں جانتے تھے" (13)، جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں علم کی ترقی اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ عباسی دور میں سائنسی اور فنی ترقی کو اسلامی معاشرت کی بہتری اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کیا گیا، جس کی بدولت مسلمانوں نے دنیا بھر میں علم و تحقیق کی ایک نئی روشنی فراہم کی۔ اس دور کی یہ ترقیات نہ صرف اسلامی دنیا کی فلاح کے لیے اہم تھیں بلکہ یورپ میں بھی ان کا اثر پڑا اور یہ عہد رینیسانس کی بنیاد بنا۔

11. الکہف: 5

12. العلق: 5

13. النساء: 113

ٹیکنالوجی کے استعمال میں اخلاقی حدود

ٹیکنالوجی کے استعمال میں اخلاقی حدود کی اہمیت اس بات پر مبنی ہے کہ ٹیکنالوجی کا فائدہ انسانیت کی فلاح اور بہتری کے لیے ہونا چاہیے، اور اس کے استعمال میں اخلاقی اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔ اسلام میں ہر عمل کو اللہ کی رضا اور انسانیت کی خدمت کے لیے کیا جانا چاہیے، اور یہی اصول ٹیکنالوجی کے استعمال پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

ارشاد باری: "وَ أَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ لَا تُلْفُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، وَ أَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" "اور تم اپنی ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں" (14)

ایت سے اللہ تعالیٰ واضح کرتا ہے کہ کسی بھی نئی ایجاد یا ٹیکنالوجی کا استعمال انسان کی فلاح اور بہتر زندگی کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ اس کے نقصان کے لیے۔

ارشاد نبوی ﷺ: "وَ أَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ لَا تُلْفُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ أَحْسِنُوا، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں" (15)

اس ایت سے واضح ہوتا ہے کہ جو ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے اخلاقی معیار فراہم کرتا ہے۔ اس کے مطابق، ٹیکنالوجی کا استعمال صرف وہی ہونا چاہیے جو معاشرتی بھلائی، فلاحی مقاصد اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ہو، اور اس میں کسی بھی قسم کی زیادتی، دھوکہ دہی، یا کسی کی حق تلفی نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام میں اخلاقی اصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، تاکہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو اور نہ کہ اس کے نقصان کے لیے۔

اسلامی اخلاقیات اور ٹیکنالوجی کا استعمال

اسلامی اخلاقیات اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے درمیان تعلق اس بات پر مرکوز ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو اسلامی اصولوں اور اخلاقی حدود کے دائرہ میں استعمال کیا جائے۔ اسلام میں ہر عمل کی بنیاد انسانیت کی خدمت، انصاف، اور اللہ کی رضا پر ہوتی ہے۔

ارشاد باری: "وَ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّالِحِينَ بِالْجُنُبِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا" "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو۔" (16)

جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام معاملات میں اخلاقی اصولوں کی پیروی ضروری ہے۔ ٹیکنالوجی کا استعمال بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، بلکہ اس کا مقصد انسانوں کی زندگی کو بہتر بنانا اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہونا چاہیے۔

ارشاد باری: "خَيْرِ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعِ النَّاسَ" تم میں سے بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو" (17)

نبی کریم ﷺ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں بھی اخلاقی راہنمائی فراہم کرتا ہے کہ اس کا مقصد لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہونا چاہیے۔ اسلامی اخلاقیات میں، ٹیکنالوجی کا استعمال محض ذاتی مفادات کے لیے نہیں بلکہ اجتماعی بہتری، انصاف، اور اخلاقی ذمہ داریوں کے تحت ہونا چاہیے تاکہ وہ کسی بھی انسان یا معاشرتی گروہ کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس طرح، اسلامی تعلیمات میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو نہ صرف جائز بلکہ اس میں اخلاقی پابندیوں کا بھی لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ انسانیت کی خدمت میں مفید ہو۔

14 - البقرہ: 195

15 - ابن ماجہ، سنن، کتاب الطہارۃ و سُنَّهَا، باب السُّوَاكِ، حدیث نمبر: 224

16 - النساء: 36

17 - ابن ماجہ

ٹیکنالوجی کے ذریعے معاشرتی بہتری

ٹیکنالوجی کے ذریعے معاشرتی بہتری کا عمل اس بات پر مبنی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال کیا جائے، تاکہ لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں آئیں اور معاشرتی ترقی ہو۔ اسلام میں بھی ہر قسم کی ترقی اور جدت کو معاشرتی فلاح کے لیے ایک وسیلہ سمجھا گیا ہے۔ اور اسی طرح اللہ فرماتا ہے کہ میں نے زمین و آسمان کی ہر چیز تمہارے لیے مسخر کر دی ہے" (18)، ایت اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ نے انسانوں کو قدرتی وسائل اور علم کے ذریعے اپنی حالت کو بہتر بنانے کی صلاحیت دی ہے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے صحت، تعلیم، مواصلات اور معاشرتی ترقی کے شعبوں میں بہتری لائی جاسکتی ہے نبی کریم ﷺ کہ فرمان کے مطابق "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے" جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ علم اور ٹیکنالوجی کو معاشرتی ترقی کے لیے استعمال کرنا ضروری ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے معاشرتی مسائل جیسے صحت کی سہولتوں کی فراہمی، تعلیم تک رسائی، اور غربت کا خاتمہ ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اسلام میں معاشرتی بہتری کے لیے ہر انسان کو اس کے حقوق دینے اور انصاف کی بنیاد پر کام کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، اور ٹیکنالوجی کو اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اس طرح، ٹیکنالوجی معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے بشرطیکہ اس کا استعمال اسلامی اخلاقی اصولوں اور انسانیت کے فائدے کے لیے ہو۔

جدت کی اسلامی میں حدود اور ضوابط

اسلام میں جدت کی حدود اور ضوابط اس بات پر مبنی ہیں کہ ہر نئی اختراع یا تبدیلی کو اسلامی اصولوں، اخلاقیات اور شرعی احکام کے دائرے میں رکھا جائے۔ اسلام میں جدت کو ایک مثبت عمل سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ وہ انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو اور اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

ارشاد باری: **لَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ لِيَا حَلَلٌ وَ لِيَا حَرَامٌ لَنْفَتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يَفْلِحُونَ**

"کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔" (19)، جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جدت اور تبدیلیاں تب تک جائز ہیں جب تک وہ کسی کی فلاح و بہبود کے لیے ہوں اور اسلامی اخلاقی اصولوں کے خلاف نہ ہوں۔

ارشاد نبوی: "من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد"

جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسا کام جاری کیا جو کہ اس میں نہیں وہ مردود ہے" (20)

جو اس سے یہ بات کو واضح ہوتی ہے کہ ہر نئی جدت یا تبدیلی دین کی اصل تعلیمات کے مطابق ہونی چاہیے، نہ کہ اس سے متضادم۔ اس لیے، اسلامی تعلیمات میں جدت کی حدود یہ ہیں کہ کسی بھی نئی ایجاد یا ٹیکنالوجی کو اسلامی اخلاقی، معاشرتی اور روحانی اصولوں کے دائرے میں رہ کر استعمال کیا جائے، تاکہ اس کا اثر مثبت اور مفید ہو اور معاشرتی بگاڑ یا فساد کا سبب نہ بنے۔

شریعت کی روشنی میں جدت کی حدود

شریعت کی روشنی میں جدت کی حدود اس بات پر مبنی ہیں کہ ہر نئی ایجاد یا تبدیلی اسلامی اصولوں، اخلاقیات اور شرعی احکام کے دائرے میں رہ کر کی جائے۔ اسلام میں جدت کو اس صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے جب وہ انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو اور کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔

ارشاد باری: "وَ إِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَ لَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور تمہیں جو بھی چیز دی گئی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، تم اس پر شکر گزار رہو" (21)

18- الکہف: 45

19- الاعراف: 157

20 - البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح (صحیح البخاری) کتاب الأدب، باب رحمة الناس والجهائم، حدیث نمبر 2697

21- النساء: 7

یہ ایت اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر نئی جدت اللہ کی رضا کے لیے اور انسانوں کے فائدے کے لیے ہو۔

ارشاد نبوی ﷺ: "أَجْمَلُوا فِي الدُّنْيَا" ہر کام میں بہترین طریقہ اختیار کرو" (22)

نبی کریم ﷺ کے اس قول یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید اختراعات اور جدتوں کو بھی اخلاقی اور معاشرتی بہتری کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ شریعت میں جدت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ دین کی بنیادی تعلیمات کے مطابق ہو اور اس سے کسی فرد یا معاشرے کی فلاح میں رکاوٹ نہ آئے۔ اس لیے، اسلام میں ہر قسم کی جدت کو اس وقت تک قبول کیا جاتا ہے جب تک وہ اللہ کی رضا، انسانوں کی بھلائی اور شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو، اور کسی بھی قسم کی فساد یا گمراہی کا سبب نہ بنے۔

جدید اختراعات میں اخلاقی اصولوں کا اطلاق

جدید اختراعات میں اخلاقی اصولوں کا اطلاق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نئی ٹیکنالوجی اور ایجادات انسانیت کی فلاح اور بہتری کے لیے استعمال ہوں اور ان کے ذریعے کسی قسم کی اخلاقی یا سماجی خرابی نہ پیدا ہو۔ اسلام میں ہر عمل کے لیے ایک اخلاقی معیار مقرر کیا گیا ہے جو اللہ کی رضا، انصاف اور انسانیت کے فائدے کی بنیاد پر ہو۔

ارشاد باری: "وَ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّالِحِينَ بِالْجُنُبِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا"

" اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے یتیموں اور دور کے یتیموں اور پاسبان بیٹھے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو۔" (23)

اس ایت میں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تمام جدید اختراعات میں انسانوں کے حقوق کا احترام اور ان کی فلاح کو اولیت دی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو تو یہ قول اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اختراعات کا مقصد صرف ذاتی مفاد نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کا استعمال معاشرتی فائدے کے لیے ہونا چاہیے۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال جہاں ایک طرف انسانوں کی زندگیوں کو بہتر بنا سکتا ہے، وہیں اس کا غلط استعمال معاشرتی خرابیوں کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے اخلاقی اصولوں کا اطلاق ضروری ہے تاکہ یہ ایجادات انسانیت کی خدمت میں آئیں اور ان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ اس حوالے سے اسلام میں انصاف، انسانیت کی فلاح، اور اخلاقی ذمہ داری کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید اختراعات کا استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار

اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار بہت اہم ہے کیونکہ اسلام میں علم اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ انسان اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکے اور فلاحی معاشرے کی تعمیر کر سکے۔

ارشاد باری: "أَفَلَمْ يَسْتَوْى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ"

" کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں" (24)

جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ علم کا حصول اور اس کے ذریعے معاشرتی ترقی کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری ہے۔ اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کو ایک وسیلہ سمجھا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان اپنے معاشرتی، اقتصادی اور سائنسی مسائل کا حل نکال سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا قول ہے کہ علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" تو یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ علم، چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی، انسان کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔ ٹیکنالوجی کا استعمال اسلامی معاشرت میں اس وقت تک جائز اور فائدہ مند سمجھا جاتا ہے جب تک کہ وہ اخلاقی اصولوں کے مطابق ہو اور اس کے ذریعے کسی بھی فرد یا گروہ کو نقصان نہ پہنچے۔ اس لیے اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار انسانیت کی خدمت اور معاشرتی فلاح کے لیے ہے، اور اس کا استعمال شرعی حدود میں رہ کر کیا جاتا ہے تاکہ یہ ایک مثبت تبدیلی کا باعث بنے۔

22 - ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت والا استعداد له، رقم الحدیث: 2142،

23 - النساء: 36

24 - المجادلہ: 11

اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار

اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار بہت اہم اور مثبت رہا ہے، کیونکہ اسلام علم اور ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ہر شعبے میں انسانیت کی فلاح کو ترجیح دیتا ہے۔

ارشاد باری: "خَلَقَ الْإِنْسَانَ، عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" "ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اسے علم سکھایا" (25)

جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ علم حاصل کرنا اور اس علم کو بہتر بنانے کے لیے جدید وسائل کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کو صرف دنیاوی ترقی کے لیے نہیں بلکہ اس کے ذریعے انسانوں کے فائدے، صحت، تعلیم اور دیگر معاشرتی مسائل کے حل کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ تو یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی تحقیق کا استعمال اسلامی معاشرت میں ضروری ہے تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فلاح بھی حاصل کی جاسکے۔ اسلامی تعلیمات میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو اخلاقی اصولوں کے دائرے میں رکھا گیا ہے، تاکہ اس کا فائدہ انسانیت کے لیے ہو اور اس کے ذریعے کسی قسم کا فساد یا نقصان نہ پہنچے۔ اس طرح، اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا کردار انسانوں کی فلاح، ترقی اور بہتری کے لیے اہم ہے، اور اس کا استعمال شریعت کے اصولوں کے مطابق کیا جانا چاہیے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے معاشرتی ترقی

ٹیکنالوجی کے ذریعے معاشرتی ترقی ایک اہم موضوع ہے کیونکہ جدید ٹیکنالوجی معاشرتی مسائل کے حل اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

ارشاد باری: "أَلَمْ نَرِ أَنْ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَ يُعْمِسُكِ السَّمَاءُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ"

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گرنے پڑے، بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔" (26)

یہ آیت اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ نے انسانوں کو زمین اور اس کے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت دی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال تعلیم، صحت، زراعت، اور معیشت جیسے اہم شعبوں میں بہتری لاتا ہے اور جو اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ جدید علم اور ٹیکنالوجی کا استعمال انسانوں کی فلاح کے لیے ہونا چاہیے۔ اس کے ذریعے معاشرتی ترقی کے مختلف پہلوؤں میں انقلاب آسکتا ہے، جیسے صحت کے شعبے میں نئی علاج کی تکنیکیں، تعلیم میں جدید طریقے، اور معیشت میں جدت و استحکام۔ ٹیکنالوجی کا صحیح استعمال معاشرت میں معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کی راہیں ہموار کرتا ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اخلاقی اصولوں کے مطابق ہو اور انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال کیا جائے۔ اس طرح، ٹیکنالوجی کا معاشرتی ترقی میں کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال اخلاقی دائرے میں ہو۔

اسلامی نقطہ نظر سے ٹیکنالوجی کے فوائد اور خطرات

اسلامی نقطہ نظر سے ٹیکنالوجی کے فوائد اور خطرات دونوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا استعمال ایک متوازن طریقے سے کیا جانا چاہیے تاکہ اس کے فوائد انسانیت کی فلاح میں استعمال ہوں اور اس کے خطرات سے بچا جاسکے۔

ارشاد باری: "وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ"

"اور اس نے مسخر کر دیا تمہارے لیے اپنی طرف سے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیں" (27)

یہاں اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے وسائل دیے ہیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ان وسائل کا استعمال شریعت کے اصولوں کے مطابق کریں۔ ٹیکنالوجی کے فوائد میں شامل ہیں: صحت کے شعبے میں نئی تحقیق اور علاج کی سہولتیں، تعلیم میں جدید طریقے، اور معیشت میں ترقی۔

25. ا.علق: 5

26. الکہف: 45

27. آل عمران: 191

تاہم، ٹیکنالوجی کے خطرات میں انسانوں کی پرائیویسی کا نقصان، اخلاقی انحطاط، اور قدرتی وسائل کا غیر ذمہ دارانہ استعمال شامل ہیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی فلاح کے لیے علم کا استعمال کرے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال اخلاقی اصولوں اور انسانی فلاح کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ ذاتی مفادات یا نقصان دہ سرگرمیوں کے لیے۔ اس لیے اسلامی نقطہ نظر سے ٹیکنالوجی کو ایک آلہ سمجھا جاتا ہے جس کا صحیح استعمال انسانیت کی فلاح کے لیے ہونا چاہیے اور اس کے منفی اثرات سے بچا جانا چاہیے۔

ماحولیاتی تحفظ اور ٹیکنالوجی کی جدت

ماحولیاتی تحفظ اور ٹیکنالوجی کی جدت کے درمیان ایک اہم تعلق موجود ہے، کیونکہ جدید ٹیکنالوجی کو ماحول کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے بچاؤ کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری: "هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"

"وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے۔ پھر وہ متوجہ ہوا آسمانوں کی طرف اور انہیں ٹھیک ٹھیک سات آسمانوں کی شکل میں بنا دیا۔ اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔" (28)

یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانوں کو زمین اور اس کے وسائل کی حفاظت اور نگہداشت کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے صاف توانائی، قابل تجدید وسائل اور آلودگی کو کم کرنے کے طریقے دریافت کیے جاسکتے ہیں، جو ماحول کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسلام میں قدرتی وسائل کی حفاظت کی اہمیت ہے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے ماحول کے تحفظ کے لیے جدید حل تلاش کیے جاسکتے ہیں، جیسے سولر انرجی، ہوا سے بجلی پیدا کرنا، اور فضلہ کی دوبارہ استعمال کی ٹیکنالوجی، جو کہ قدرتی وسائل کے استعمال کو کم کر کے ماحول کی حفاظت میں مدد دیتی ہیں۔ اس لیے اسلامی نقطہ نظر سے، ٹیکنالوجی کی جدت کو ماحولیات کے تحفظ کے لیے استعمال کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ایک اہم ذمہ داری بھی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ماحول کا تحفظ

اسلامی تعلیمات میں ماحول کا تحفظ بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اسلام نے انسانوں کو اللہ کی تخلیق کردہ زمین اور اس کے وسائل کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی ہے۔

ارشاد باری: "وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ، أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ"

اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فساد ہی مگر انہیں شعور نہیں" (29)

ایت اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قدرتی وسائل دیے ہیں اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے تاکہ زمین کا توازن برقرار رہ سکے۔

ارشاد نبوی ﷺ: "ما من مسلم غرس غرسا فاكل منه إنسان او دابة إلا كان له به صدقة."

"اگر تم میں سے کوئی شخص درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور پھر اس سے کھا یا جاتا ہے تو وہ صدقہ شمار ہوتا ہے" (30)

جو اس بات کا عکاس ہے کہ ماحول کی حفاظت اور اس کی بہتر دیکھ بھال کو ایک عبادت سمجھا گیا ہے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کا بے جا استعمال اور ان کی تباہی کو حرام قرار دیا گیا ہے، اور اس کی جگہ ان وسائل کا اعتدال سے استعمال کرنے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ انسانیت کی فلاح اور زمین کا توازن برقرار رہے۔ اس طرح، اسلامی تعلیمات میں ماحول کا تحفظ نہ صرف ایک اخلاقی ذمہ داری ہے بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، جسے ہر مسلمان کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

28. الزخرف: 13

29. الأعراف: 56

30. البخاری، صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب تمینی الموت، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ، رقم الحدیث: 6012،

تعلیمی شعبے میں اسلامی جدت اور ٹیکنالوجی

تعلیمی شعبے میں اسلامی جدت اور ٹیکنالوجی کا استعمال نہ صرف علم کی ترویج کے لیے اہم ہے، بلکہ اس سے معاشرتی ترقی اور فلاح بھی ممکن ہے۔ ارشاد باری "إِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ" پڑھ، اور تیرا رب بڑا کرم والا ہے" (31)

جو علم حاصل کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علم کا حصول فرض قرار دیا گیا ہے، اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق "علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے ہونے کی وجہ سے جو اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ مسلمان جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اپنی تعلیم کو بہتر بنائیں۔ آج کے دور میں، ٹیکنالوجی نے تعلیمی میدان میں انقلاب برپا کیا ہے، جیسے آن لائن تدریس، ای-بوکس، اور تعلیمی ایپس کے ذریعے تعلیم کو مزید قابل رسائی بنایا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اس شرط پر جائز اور فائدہ مند ہے کہ یہ اخلاقی حدود میں رہ کر انسانوں کی فلاح کے لیے استعمال ہو۔ اس لیے اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا استعمال تعلیم میں جدت لانے، علم کی ترسیل میں آسانی پیدا کرنے اور تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کیا جاتا ہے، بشرطیکہ یہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو اور اس کے ذریعے معاشرتی بہتری کا مقصد حاصل کیا جائے۔

اسلام میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے اخلاقی اصول

اسلامی تعلیمات میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے اخلاقی اصولوں کی پیروی کرنا ضروری ہے تاکہ یہ انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال ہو اور اس سے کسی قسم کا فساد یا نقصان نہ ہو۔

ارشاد باری: "لَا يَكُفُّ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اٰكْتَسَبَتْ"

" اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی" (32)

جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی بھی نئی چیز کا استعمال تب تک جائز نہیں جب تک کہ وہ معاشرتی فائدے کے بجائے فساد کا سبب نہ بنے۔

جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال ہمیشہ انسانی فلاح کے لیے ہونا چاہیے۔ اسلامی اخلاقی اصولوں کے مطابق، ٹیکنالوجی کو ہمیشہ انصاف، صداقت، اور انسانوں کی فلاح کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے، اور اس کے ذریعے کسی کی پرائیویسی کی پامالی یا کسی کا نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ، قدرتی وسائل کے بے جا استعمال سے بچنا اور ماحولیاتی تحفظ کو ترجیح دینا بھی ضروری ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا: "اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اس لیے، اسلامی نقطہ نظر سے ٹیکنالوجی کا استعمال اخلاقی دائرے میں رہ کر کیا جانا چاہیے تاکہ اس سے معاشرتی ترقی اور فلاح ممکن ہو۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلامی معاشرت میں اصلاح

ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلامی معاشرت میں اصلاح کا عمل بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے سماجی، معاشی اور ثقافتی مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال اسلامی اصولوں اور اخلاقی دائرہ کار کے مطابق ہو۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے قول کے مطابق کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر اقدام کا مقصد انسانوں کی فلاح اور بھلائی ہونا چاہیے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے تعلیمی میدان میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے، جیسے آن لائن تعلیم، ڈیجیٹل لائبریری اور ای-لرننگ پلیٹ فارمز جو علم کی ترویج میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، صحت کے شعبے میں ٹیکنالوجی کا استعمال بیماریوں کے علاج اور علاج کی جدید سہولتیں فراہم کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ علم کے ذریعے معاشرت میں اصلاح ممکن ہے۔ اسی طرح، ٹیکنالوجی کا استعمال معاشی ترقی، ماحولیاتی تحفظ اور انصاف کے اصولوں کے نفاذ میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے، اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا استعمال نہ صرف دینی، بلکہ دنیاوی اصلاح کے لیے بھی کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کی راہنمائی کے مطابق ہو۔

31. العلق: 3

32. المائدہ: 2

ای۔ لرننگ اور اسلامی تعلیم

ای۔ لرننگ اور اسلامی تعلیم کے میدان میں ایک اہم تعلق موجود ہے، کیونکہ ای۔ لرننگ کے ذریعے علم کی فراہمی کو مزید سہل اور قابل رسائی بنایا جاسکتا ہے، اور یہ اسلامی تعلیمات کی ترویج میں ایک مؤثر وسیلہ بن سکتا ہے۔

ارشاد باری: "اقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" پڑھ، اور تیرا رب بڑا کریم والا ہے" (33)

جو علم کے حصول کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اور علم کی ترویج کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ ای۔ لرننگ کی مدد سے، علم کو وسیع پیمانے پر پھیلا یا جاسکتا ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں تعلیمی وسائل کی کمی ہے۔ یہ طریقہ تعلیم اسلامی اصولوں کے مطابق بھی ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اس میں اخلاقی اصولوں کی پیروی کی جائے اور مواد کو درست اور معیاری رکھا جائے۔ ای۔ لرننگ کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو آسانی سے دنیا بھر میں پھیلا یا جاسکتا ہے اور مختلف زبانوں میں ترجمے کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس طرح، ای۔ لرننگ نہ صرف تعلیم کے معیار کو بہتر بناتا ہے بلکہ اسلامی معاشرت میں علم کے فروغ کا ایک جدید طریقہ بھی ثابت ہوتا ہے۔

جدید تدابیر کا اسلامی تعلیم میں استعمال

جدید تدابیر کا اسلامی تعلیم میں استعمال ایک مؤثر طریقہ ہے جس سے تعلیم کے معیار اور رسائی میں بہتری لائی جاسکتی ہے، بشرطیکہ ان تدابیر کا استعمال اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

ارشاد باری: "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ"

"اور وہ لوگ جو علم کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے، کیا برابر ہو سکتے ہیں؟" (34)

جو علم کے حصول کی اہمیت اور اس کے پھیلاؤ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" تو یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ علم کی ترویج اور جدید طریقوں سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ جدید تدابیر جیسے آن لائن تعلیم، ڈیجیٹل لائبریریاں، اور تعلیمی ایپس اسلامی تعلیمات کو دنیا بھر میں پھیلانے اور دور دراز علاقوں تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان تدابیر کا مقصد اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک آسان اور مؤثر طریقے سے پہنچانا ہے، تاکہ ہر مسلمان کو علم تک رسائی حاصل ہو سکے۔ اس طرح، جدید تدابیر اسلامی تعلیمات میں جدت لانے کا ایک وسیلہ ہیں، جو لوگوں کو علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں اور ان کی فلاح کے لیے معاون ثابت ہوتی ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی اور اسلامی اصولوں کے درمیان ہم آہنگی

ٹیکنالوجی اور اسلامی اصولوں کے درمیان ہم آہنگی کا تصور اس بات پر مبنی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال شریعت کے اصولوں اور اخلاقی ہدایات کے مطابق ہونا چاہیے۔

ارشاد باری: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرَمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ، وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ"

"اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو۔" (35)

جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہر جائز چیز کا استعمال کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی حدود کے مطابق ہو۔ ٹیکنالوجی کی جدت، جیسے ای۔ لرننگ، صحت کی جدید سہولتیں، اور معاشی ترقی کے طریقے، اسلامی معاشرت کے فائدے میں استعمال ہو سکتے ہیں جب تک کہ ان کا مقصد انسانوں کی فلاح اور بہتری ہو۔

ارشاد باری: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْنَعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

33. العلق: 3

34. الزمر: 9

35. المائدہ: 87

"جو شخص کسی علم کا علم حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کی خدمت کرتا ہے، وہ اللہ کی رضا کا مستحق ہوتا ہے" (36)، اس حدیث سے یہ واضح ہے کہ علم و ٹیکنالوجی کا استعمال اگر انسانیت کی خدمت کے لیے ہو، تو یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ پسندیدہ بھی ہے۔ اس طرح، اسلامی اصولوں کے مطابق ٹیکنالوجی کا استعمال معاشرتی بہتری، انصاف، اور اخلاقی ترقی کے لیے ہونا چاہیے، تاکہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ مند ثابت ہو۔

سوشل میڈیا کے ذریعے اخلاقی اقدار کی ترویج

سوشل میڈیا نے دنیا بھر میں رابطے کے ذرائع کو جدید ترین طریقوں سے بدل دیا ہے، لیکن اس کے استعمال میں اسلامی اخلاقیات اور اصولوں کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ ارشاد باری: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْنَعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جو شخص اس علم کو حاصل کرتا ہے جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے یعنی شرعی علم۔ اس نے اس غرض سے حاصل کیا کہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے۔ یعنی صرف دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے سیکھے اللہ کی خوشنودی کے لئے نہیں تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ یعنی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جنت میں داخل ہو گا تو جنت کی خوشبو ضرور پائے گا اور جو نہیں داخل ہو گا تو اس خوشبو سے محروم رہے گا۔ (37)

جو اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ کسی بھی ذریعے سے ہونے والی بات چیت اور تعاون اخلاقی حدود میں ہونا چاہیے۔ سوشل میڈیا کا استعمال جہاں علم اور معاشرتی رابطے کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، وہاں اس کے ذریعے پھیلنے والی جھوٹی معلومات، افواہیں اور نازیبا مواد بھی معاشرتی فساد کا سبب بن سکتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ: "الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ"

"مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں بے خوف ہوں"

"جو شخص زبان اور ہاتھ سے لوگوں کو نقصان نہ پہنچائے، وہ جنت میں داخل ہو گا" (38) جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ہر مسلمان کو اپنے الفاظ اور اعمال میں احتیاط کرنی چاہیے۔ سوشل میڈیا پر اسلامی اختلافات کو بڑھاوا دینے کی بجائے، اس کا استعمال مثبت، تعلیمی اور فلاحی مقاصد کے لیے ہونا چاہیے۔ اس طرح، سوشل میڈیا کا استعمال اسلامی اصولوں کے مطابق کرنا ضروری ہے تاکہ یہ فرد اور معاشرت کے فائدے میں استعمال ہو سکے۔

خلاصہ البحث

ٹیکنالوجی اور جدت کا اسلامی فکر کے ساتھ گہرا تعلق ہے، اور اسلام نے ہمیشہ علم اور تحقیق کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ قرآن اور سنت میں علم کے حصول کو فرض قرار دیا گیا ہے اور کسی بھی نئی اختراع یا تکنیکی ترقی کو انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور جدت کے ذریعے معاشرتی، اقتصادی، اور علمی ترقی ممکن ہے، بشرطیکہ ان کا استعمال اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔ اسلام میں ہر قسم کی جدت کا مقصد انسانوں کی فلاح، معاشرتی بہتری اور اللہ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے، نہ کہ فساد یا ضرر پہنچانا۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں اخلاقی اقدار کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال ہمیشہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کیا جانا چاہیے۔ اس طرح، اسلامی فکر جدید ٹیکنالوجی اور جدت کو ایک مثبت اور فائدہ مند طریقے سے اپنانے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی جاسکے۔

36۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 3664

37۔ المائدہ: 2

38۔ امام بخاری، صحیح البخاری، دار طوق النجاة، رقم الحدیث: 10